



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اندلسی اور میں لاجپاتی

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

میرزا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

پہلی بار شائع شدہ سال ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء

© All rights reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording, or by any information storage and retrieval system, without permission in writing from the publisher.

پہلی بار شائع شدہ سال ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء

© All rights reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording, or by any information storage and retrieval system, without permission in writing from the publisher.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

آمدِ روحانی اور میلادِ جسمانی

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین، رئیس التحریر
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی



سعاونِ نثر

محمد اویس رضا اویسی قادری

(مشہور و معروف نعت خواں)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى واصحابه واهل بيته

عالم بالا میں

حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کا عالم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ”من حیث النبی“ عالم بالا میں تشریف فرما رہے۔ ان عوالم بطون پھر عوالم ظہور نبوت کے امور سرانجام دیتے رہے یہ بہت بڑی تفصیل اور ضخیم تصنیف کی متقاضی ہے۔ اسے فقیر نے اپنی تصنیف ”نور کی سر“ میں جمع کیا ہے۔ یہاں اجمالی خاکہ حاضر ہے۔

کنز مخفی

حدیث قدسی میں ہے۔ **كنت كنزا مخفيا احببت ان اعرف** ”میں مخفی خزانہ تھا ارادہ ہوا کہ بچانا جاؤں۔“ بنا بریں حسن حقیقی کا جلوہ قدیم اپنی شان احادیث سے بزم شہودی طرف منکس ہوا اور آئینہ محمدی بن گیا۔ انوار صدیہ کی تابشوں سے آئینہ محمدی نور ازل کا مظہر اجم ہو گیا ہے۔

حقیقت محمدیہ میں نور خداوندی کے جلوے چمکے اور اس کی ضو بارکزوں سے کن فیکون کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لوح، قلم، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، جن، بشر، ملائکہ، زمیں، آسمان غرض بزم کونین کی ہر شے اسی نور محمدی کی آئینہ دار ہے۔

حدیث جابر

ہمارے مذکورہ بالا اجمالی بیان کی تفصیل میں ہے جو مسند عبدالرزاق میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ **اول ما خلق الله نوری من نوره یا جابر۔** ”اے جابر سب سے اول جو چیز اللہ عزوجل نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جس کو اس نے اپنے نور سے پیدا کیا۔“ پھر اس نور سے جملہ کائنات ظاہر ہوئی۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ”حبل متین“ میں ہے۔

فائدہ: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کا نور پیدا فرمایا تو اس صورت پر پیدا فرمایا جو صورت آپ کی عالم شہادت یا عالم دنیا میں تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نور محض تھا۔ اور یہاں عالم امکان میں وہ نور بشریت سے جمع ہوا کہ اس کے سبب سے آپ کی بشریت بھی نور مجسم تھی۔

نورانی بشریت

(۱) یہی وجہ تھی کہ آپ کا سایہ نہیں تھا (۲) آپ کے جسم پر کبھی نہیں بیٹھی (۳) آپ کے جسم اور آپ کے پسینے سے خوشبو مہکتی تھی (۴) آپ کے رخسار میں جو چیز ہوتی اس کا عکس اور پرتو دیکھا جاتا (۵) جب آپ ہستے تو دانتوں سے نور نکلتا دکھائی دیتا (۶) آپ کی کئی دن رات کو اظہار کئے بغیر روزہ رکھتے تھے اور جسم پر اضطحلال و ضعف کا اثر نہیں ہوتا تھا۔

نور خدا کی زمین کی طرف روانگی و سیر

وہی نور سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا جسے ملائکہ دیکھنے کے لئے ہر وقت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد گھومتے تھے چنانچہ **غیر بحر العلوم نسبی** میں ہے کہ جب وہ نور مبارک آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا ملائعہ اعلیٰ میں ان کی تعظیم و توقیر ہونے لگی جس طرف گزر فرماتے پرے کے پرے ملائکہ ان کے پیچھے برائے اکرام و احترام جاتے۔ ایک روز جناب باری عزوجل سے سبب اس کا دریافت کیا، خطاب آیا کہ آدم جو نور تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے اس کی تعظیم و توقیر کا یہی سبب ہے۔ عرض کی اٹھی اسے میرے کسی عضو میں منتقل فرما کہ میں اسے دیکھوں اور اس کے دیدار فیض آثار سے اپنے قلب کو مسرور اور آنکھوں کو منور کروں چنانچہ باستدعائے آدم وہ نور ان کی سپاہ دست راست میں منتقل فرمایا گیا۔ جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دیکھا انگلی اٹھا کر کلمہ شہادت ادا کیا اور **قرۃ عینی بک** **یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)** کہہ کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور اس انگلی کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگا یا اسی وجہ سے ہم اذان میں نبی پاک ﷺ کا اسم گرامی سنکر انگوٹھے چومتے ہیں جس کی تفصیل کتب کلامیہ میں ہے۔ پھر وہ نور پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا جیسا کہ صحاح کی روایت میں ہے۔

قصیدۂ عباس

اجمالی اشارہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدہ مبارک میں ہے جسے مواہب لدنیہ و دیگر سیر کی کتب میں نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

ومن قبلها طبت فی الظلال وفي مستور حيث يختصف الورق۔

اس سے پہلے آپ پاک تھے۔ جب کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام درختوں کے سایہ میں اور امانت گاہ میں لپٹ رہے تھے

لم هیطت البلاء ولا بشر

انت ولا مضغة ولا علق

پھر آپ شہروں میں اترے اور آپ بشر نہ تھے۔ اور آپ نہ گوشت تھے اور نہ آپ خون بستہ تھے۔

بَلْ نَطْفُهُ تَرْكِبُ السَّفِينِ وَقَدْ

الْجِسْمُ نَسْرًا وَاهْلُهُ الْغُرُقُ

بلکہ آپ بشری اوصاف میں نہیں آئے تھے جبکہ کشتی میں سوار ہوئے اور نسر نامی بہت کو لگام دی گئی اور اس کے پجاری غرق ہو گئے۔

مَنْتَقِلٌ مِنْ صَالِبِ الْمَيِّ رَحِمٌ

اِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَأَ طَبِيقٌ

اور پشت پر سے حکم مار میں تشریف لاتے تھے۔ جبکہ ایک زمانہ گزرتا تو دوسرا شروع ہوتا۔

وَأَنْتَ لَمَّا وَلَدْتُ أَشْرَفْتَ

الْأَرْضَ وَضَانَتْ بِنُورِكَ الْأَفْقُ

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوئی اور آپ علیٰ عظیم کے نور کی نسیا سے یہ جہاں جگمگایا!

حَتَّىٰ اخْتَرَىٰ نَبِيَّكَ الْمُهَيَّمُونَ مِنْ

خُنْدَفٍ عَلَيَّاءَ تَحِيَّهَا النَّطُّقُ

حتیٰ کہ آپ کی خاندانی شرافت سب کو حاوی ہو گئی۔ عمدہ نسب خندف اور ادنیٰ نسب نطق کو آپ سے شرف ملا۔

فَتَنَحْنُ فِي ذَالِكَ الضَّبَاءِ فِي النُّورِ

وَسَبِيلُ الدَّشَاءِ مَحْتَرِقٌ

پھر ہم اس روشنی میں ہیں اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے راستے پر ہم بجلی کی طرح ترقی کر رہے ہیں۔

وَرَدُّكَ نَارَ الْخَلِيلِ مَكْنَمًا

فِي صَلْبِهِ أَنْتَ تَكْفِي حَتَرِقُ

آپ آگ میں اترے جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے امانت دار تھے تو پھر بہر حال یہ نور پشت بہ پشت حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔

عالم بالا میں مشاغل مصطفیٰ ﷺ

چونکہ حضور سرور عالم ﷺ جملہ عالمین کے نبی و رسول ہیں اس لئے آپ ہر عالم میں تبلیغ توحید میں مصروف رہے۔ وہ عوالم بطون ہوں یا عوالم خواہر۔ ہر ایک کی تفصیل کے لئے مختیم مجلدات درکار ہیں باجمالی چند جھلکیاں ہدیہ ناظرین ہیں۔

عالم انسانیت کے وجود سے پہلے:

سب کو معلوم ہے کہ انسان و بشر آدمی باوجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے وابستہ ہے یہاں تک کہ حضور ﷺ کی آدمیت و بشریت بھی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت محمدیہ اس سے قبل پہلے موجود تھی اور صفت نبوت سے موصوف۔

چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں ”تحقیق“ میں اللہ کے نزدیک اس حالی میں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ان کا پتلا زمین پر بے جان موجود تھا اور اس میں روح داخل نہیں ہوئی تھی) ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام آب و گل کے درمیان تھے یعنی ان کا پتلا بن رہا تھا ابھی مکمل طور پر تیار نہ ہوا تھا اور اس میں روح نہ پھوگی گئی تھی) میں اس وقت بھی نبی تھا۔“

فائدہ: اس حدیث سے حضور ﷺ کی روحانی ولادت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ تخلیق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل خاتم النبیین لکھے جا چکے تھے اور آپ کی نبوت فرشتوں اور روحوں میں ظاہر کر دی گئی تھی جیسا کہ وارد ہے کہ آپ کا اسم مبارک عرش، آسمان، محلات، بہشت اور اسکے بالا خانوں، حور عین کے سینوں، جنت کے درختوں کے پتوں، شجر طوبی، فرشتوں کی آنکھوں اور بھوؤں پر لکھا ہوا تھا، بعض عرفاء کا کہنا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک عالم ارواح میں روحوں کی اسی طرح تربیت کرتی تھی جس طرح دنیا میں تشریف لانے کے بعد جسم مبارک کے ساتھ اجسام کی مرئی تھی ارواح کا ابدان سے پہلے پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہے۔

سب سے اول:

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ:

(۱) آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے تخلیق کیا گیا۔ (۲) جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ ﷺ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ نے اپنی تخلیق کے بعد کیا دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہر ستر ہزار سال

بعد ستر ہزار مرتبہ ایک نور دیکھا۔ ارشاد ہوا یہ میرا ہی نور تھا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز سے بنایا؟ فرمایا ”مجھ سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں کی گئی تھی“ لہذا کسی چیز سے میری پیدائش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سب سے پہلے اللہ نے اپنے نور سے میرا نور پیدا فرمایا اور پھر میرے نور سے ساری کائنات کو بنایا۔ عرض کیا گیا جب اللہ نے آپ کو اپنے نور سے بنایا تو اتنا نور اللہ کے نور سے کم ہو گیا جس میں کی بیشی ہو وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا ”یہ سورج جو اللہ کی مخلوق ہے یہ جب سے بنا ہے اپنے نور سے دنیا کو منور کر رہا ہے روز اول سے نکل رہا ہے کیا اس طرح اس کے نور میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ عرض کیا گیا نہیں۔ فرمایا جب اللہ کی ایک نورانی مخلوق کا یہ مقام ہے تو اللہ کے نور میں کی بیشی کیسے ہو سکتی ہے۔

(مفہوم از حدیث جابر رضی اللہ عنہ)

عالم میثاق میں ایک نورانی جلسہ کی رونیداد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْتِيَنَّهُ مِنْهُ وَلِتُنْصِرُنَّهُ ط قَالَ أَقْرَبُكُمْ وَآخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ط قَالُوا أَقْرَبُنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○

(پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۸۱، ۸۲)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (کنز الایمان)

فائدہ: اس آیت پر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مستقل ایک تصنیف لکھی ہے اسکی تلخیص حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص الکبریٰ میں فرمائی اور نہایت جامع طریقہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ نے ”تجلی البقین“ میں بیان فرمایا ہے۔ فقیر نے ان بزرگوں کے فیض سے مفصل طور پر ”آیہ میثاق البقین“ میں عرض کیا ہے۔

آیت کا خلاصہ ملاحظہ ہو:

خلاصہ:

اس آیت میں حضرات انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم السلام سے جس میثاق کا ذکر ہے یہ عہد خاتم المرسلین ﷺ کے لئے عالم ارواح ہی میں لیا گیا تھا۔ اس میثاق سے بھی حضور ﷺ کی روحانی ولادت کا پتہ چلتا ہے کہ سب سے اول آپ کا روحانی وجود ہی معرض وجود میں آیا اور پھر تمام انبیاء کے روحانی وجود سے یہ عہد لیا گیا کہ دنیا میں جانے کے بعد تم میں سے اگر کسی کے زمانے میں پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں ان پر ایمان لانا اور ان کے محمد و معاون بننا سارے نبیوں اور رسولوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا کرنے کا عہد کیا اسی طرح حضور پر ایمان لا کر جملہ انبیاء و رسل آپ کے امتی بن گئے۔ ہر نبی اور ہر رسول نے دنیا میں آنے کے بعد یہی عہد اپنی اپنی امت سے لیا اور اسے تاکید کی کہ اگر وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پائے تو آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعید بھی سنائی کہ جو اس معاہدہ سے پھر جائے گا تو وہ فاسق یعنی نافرمان اور گنہگار ہوگا۔

مضمون کی نزاکت:

اس نورانی مجلس کا بیان بے مثال خالق کائنات کا جسے کسی طریقہ سے مثال نہیں دی جاسکتی اور ظاہر ہے کہ امیر مجلس حضور سرور عالم ﷺ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے گویا اس نورانی مجلس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں انبیاء علیہم السلام سے عہد و معاہدہ کے بعد انہیں نبوت و دیگر مراتب و کمالات سے نوازا۔ اس کے مزید لطائف و نکات فقیر کی تصنیف ”تفسیر آیۃ میثاق النبیین“ میں موجود ہے۔

عالم انسانیت میں نزول اجلال

ہم حضور سرور عالم ﷺ کو عالم بشریت میں بشر مانتے ہیں لیکن نہ اپنے جیسا بلکہ ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی حقیقت اصل یہ تو نور ہے یہ نور جس بشری وجود میں آیا اس نے اسے بھی نورانی بنا دیا جس کی لطافت کا یہ عالم ہے کہ آپ جسم و روح سمیت آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے یہ سیر معراج کے نام سے مشہور ہے۔ مادی جسم سے اس قسم کی پرواز ناممکن ہے۔ بہر حال آپ ﷺ کا عالم بشریت میں تشریف لائے آپ کی آمد کا ذکر خیر ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللہ ﷺ کی پشت میں:

مردی ہے کہ جب وہ نور محمدی ﷺ پیشانی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں چکا تمام عرب میں ان کے حسن و جمال کا شہرہ بلند ہوا۔ جوق در جوق یہود آتے اور دیکھ کر کہتے کہ یہ نور عبداللہ کا نہیں ہے۔ بلکہ محمد ابن عبداللہ خاتم الانبیاء کا نور

ہے جو ان کی پشت سے پیدا ہوں گے۔ اب تو تمام یہود کے سینے میں آتش حسد شعلہ زن ہوئی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کی فکر کرنا شروع کی۔ ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکار میں جانے کی خبر پا کر نوے شخص تلواریں زہر آلودہ ہاتھوں میں لے کر بارادہ قتل حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور ایک جگہ انہیں اکیلا پا کر گھیر لیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کا خود حافظ و نگہبان تھا

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

ترجمہ : اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔ (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۶۷)

وَاللّٰهُ مُعِمْ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

ترجمہ : اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا نہیں کافر۔ (پارہ ۲۸، سورۃ الصف، آیت ۸)

لہذا نوراً سوار ان نبی بھیج کر دم زدن میں ان ناخبرداروں کو قتل کرایا اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے نور کو ضائع ہونے سے بچایا۔ الغرض جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن بلوغ کو پہنچے تو بڑی زنان عرب صاحب ثروت و جاہ رہک مہرو ماہ ان کا حسن و لہو و جمال جہاں آراء دیکھ کر عاشق و متوالی ہوئیں اور نکاح کی خواہش ظاہر کرنے لگیں یہاں تک کہ بہت سی ان پر فریفتہ ہو کر ہر راہ مثل زلیخا بیٹھ جاتیں اور ان کے نور و نور السور کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور قلب کو مسرور کرتیں۔ اور بر مز و کنایہ اپنی خواہش دلی ظاہر کرتیں انہیں اپنی جانب بلا تیں مگر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتائید نبی و برکت نور محمدی انکی جانب ذرا بھی میل نہ فرماتے نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتے جن کی بابت روایات کثیرہ کتب سیر میں مسطور ہیں مجملہ ان کے روایت ہے کہ ایک عورت کا بہنہ فاطمہ بنت مرہ نہایت حسین و جمیل و نیک سیرت کتب سادہ کی عالمہ تھیں جب اسے حسن و جمال عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر پڑا اور انکی پیشانی میں نور آفتاب فلک رسالت تاباں و درخشاں دیکھا یہ اشتیاق تمام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلا کر استدعاء مواصلت کی اور سوا وٹ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا اس طرح لیلیٰ عدویہ نامی عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طالبہ قربت ہوئی آپ نے انکار کیا جب آپ کا نکاح حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا سے ہوا اور وہ نور کرامت ظہور ان سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کے شکم اطہر میں جا گزریں ہوا۔

قسط دور:

مواہب لدنیہ و دیگر کتب سیر میں ہے کہ قتل حمل میں آنے اُس نور پاک صاحب لولاک کے دہر میں قسط عظیم پڑا تھا زمین پر سبزہ کا نام نہر ہاتھ تمام درخت سوکھ گئے تھے حیوان و انسان میں جان کے لالے پڑ گئے تھے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بطن مادر میں خلق فرمایا اور انکی برکت سے پانی برسایا قسط دفع فرمایا زمین سرسبز و شاداب ہوئی،

سبزہ اگا، غلہ پیدا ہوا، شجار پھولے پھلے، میووں سے لدے مردہ تنوں میں جان آئی، مشرق و مغرب کے تمام چرند و پرند اور قریش کے جملہ چوپاؤں نے خوشی منائی اور آپس میں ایک نے دوسرے کو اس رحمت عالم آفتاب عرب و عجم کے شکم مادر میں جلوہ فرما ہونے کی خوشخبری سنائی۔ درودِ بہشت و مالکِ دوزخ کو فرمان الہی پہنچا کہ درخ کی بہشت کشادہ اور ابواب دوزخ بند کرے اور آسمان و زمین میں ندا دے کہ آج وہ نورِ مخزون اور گوہرِ کنون شکمِ مادر میں رونق افروز ہوا کوئی عورت اس سال لڑکی نہ جنے ہر ایک نے اس نورِ پاک کے صدقے میں لڑکے جنے۔

بطنِ آمنہ میں:

مردی ہے کہ جب زمانہ تولد حضور پر نور شافعِ یوم النور قریب آیا اور بشاراتِ غیبیہ پے در پے ہونے لگیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ تقاضائے بشریت خائف ہو کر قریش کی عورتوں سے حال ظاہر کیا ان ناقصات عقل نے آسیب و خلل تجویز کیا اور ایک طوق آہنی موافق اعتقاد جاہلی انھیں ہوا کر پہنایا۔ رات کو خواب میں نظر آیا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں اے آمنہ تمہارے شکم میں سید الانبیاء سند الاصفیاء جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحسینہ وللائماء تشریف فرما ہیں اور تم نے طوق آہنی گلے میں ڈالا ہے اور اس طوق کی طرف انگلی سے ارشاد فرمایا جس سے وہ طوق کٹ کر گر گیا۔

آپ نے عرض کیا میں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں۔ الغرض جب نو ماہ کامل مدت حمل کے پورے ہوئے اور وقت ظہور نورِ موفور السور قریب آیا عرش سے فرش تک بساطِ فرحت و سرور بچھایا گیا عرش و کرسی کو لباسِ نور پہنایا گیا ملائکہ آسمان و حور و غلمان کو راستہ پیراستہ ہونے کا حکم سنایا گیا درہائے جنان و آسمان مفتوح ہوئے ابواب دوزخ بند کئے گئے، ستارے مائل بزین ہوئے گویا فلک اخضر نے اس شہنشاہِ ذی جاہ پر اطباقِ زرو جو اہر نچھادر کئے، چوپائے قریش کے خوشی خوشی بولنے لگے، مشرق و مغرب کے چرند و پرند خوشیاں منانے ترانہ فرحت انبساط گانے اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے، تختِ سلاطین و شیاطین اوندھے اور بت روئے زمین کے سرنگوں ہوئے، بادشاہان روئے زمین ایک دن کامل لب نہ ہلا سکے چپکے عالم سکوت میں رہے۔ ابلیس پر تلہیس کو ایک فرشتہ چالیس شبانہ روز دریاؤں میں غوطہ دیتا رہا جس کے صدمہ سے وہ رو سیاہ ہوا، ایوانِ کسری کا نپ کر پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرہ کا نقصان ہوا اور دریائے ساوہ خشک ہوا، آگِ فارس کی جو ہزار سال سے روشن تھی بجھ گئی، نہر ساوہ جو ایک مدت سے خشک تھی جاری ہوئی۔ کعبہ معظمہ خوشی میں آکر جھوما اور مقامِ ابراہیم میں سجدہ کیا اور بزبان فصیح یہ کہا۔ **اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمدین المصطفیٰ الان قد ظہرنی ربی من انجاس**

إلا صنم وار جاس المشركين - اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفیٰ ﷺ اب بے شک پاک کیا مجھکو میرے رب نے جنوں کی ناپاکی اور مشرکین کی پلیدی سے۔ تین علم ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا، تمام عالم نور و سرور سے بھر گیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی ہر شے نور سے معمور ہوئی، درد و مصیبت ان سے دور ہوئی۔ ملائکہ تسمان و حوران جنان حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اور حضور ﷺ کی حفاظت کے واسطے آئیں اور حضرت مریم و آسیہ رضی اللہ عنہن بھی ان کے ہمراہ تشریف لائیں۔

ولادت مبارک کی برکات

مواہب لدنیہ میں حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کے ہمراہ ایسا نور پیدا ہوا کہ مشرق سے مغرب تک روشن و منور ہو گیا اور میں نے اسکی روشنی میں بصرہ و شام کے مکانات دیکھے۔ جب آپ پیدا ہوئے پہلے بارگاہ الہی میں سجدہ فرمایا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَهِي رَسُولُ اللَّهِ پھر ہم گنہگارِ امت کی یاد آئی اور ان کے واسطے اس طرح مغفرت فرمائی رَبِّ هَبْ لِي أَمْنِي، اے رب میری گنہگارِ امت مجھے دے ڈال اے عزیز و ایسے رحیم و شفیق نبی پر ہزار جان و دل سے قربان و نثار ہونا چاہئے کہ بعد ولادت و ادائے کلمہ شہادت و اظہارِ شانِ رسالت تمہاری ہی یاد آئی اور تمہاری رستکاری کی دعا فرمائی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور اس طرح جواب عطا فرما کر حضور ﷺ کی دلجوئی فرمائی کہ وَهَبْتُكَ أَمْنًا يَا عَلِيُّ هَمَّتِكَ ہم نے تمہاری امت اعلیٰ ہمت و بلند حوصلہ کے باعث تمہیں دے ڈالی۔ پھر فرشتوں سے خطاب ہوا۔ أَشْهَدُ وَلِبَا مَلِكِيْنِي أَنْ حَبِيبِي لَا يَنْسِي أُمَّتَهُ عِنْدَ الْوَلَا دَتِ فَكَيْفَ يَنْسَا هَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ اے میرے فرشتوں گواہ ہو جاؤ۔ میرے محبوب (ﷺ) جب ولادت کے وقت امت کو یاد فرما رہے ہیں تو قیامت میں انھیں کب بھول سکتے ہیں۔

اویسی فقیر کی عرض:

اویسی قادری رضوی فقیر غفرلہ اپنے آقا کریم رؤف الرحیم ﷺ سے عرض کرتا ہے کہ ہر انسان اپنی بشریت کو ذہن میں رکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت پر غور کرے مثلاً آپ ﷺ کا جسد مبارک کیسا طیب و طاہر تھا۔ خود فرمایا، خیر جنت من اصلا ب الطاہرین الیٰ ارحام الطاہرات۔ میں پاک صلہوں سے ہوتا ہوا پاک رحوں میں آیا ہوں۔ معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نور محمدی ﷺ اصلا ب و ارحام سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا جو ہر دور میں پیشانیوں میں چمکتا رہا اور جب دنیا میں حضور ﷺ کی جسمانی ولادت ہوئی تو اس نور کا پیرہن ہی جسم اطہر بنا جس نے آپ کے طیب و طاہر وجود کو سراپا نور بنا دیا۔ یہی وہ نور تھا کہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظہور میں آیا تھا۔

حدیث شریف:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں ”وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ“ اور تحقیق میری ولادت کے وقت میری والدہ کے لئے ایک نور ظاہر ہوا کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے، یعنی انہوں نے اپنی جگہ (مکہ) ہی سے شام کے محلات کو ملاحظہ فرمایا۔ حضور ﷺ کی جسمانی ولادت کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ اسی طرح پیدا ہوئے ہیں جس طرح ہر انسان پیدا ہوتا ہے درست نہیں بلکہ سوء ادبی ہے۔

قول مجدد الف ثانی رحمہ اللہ:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں ”باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکه بخلقے ہیج فرقے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلوات باوجود منشاء عنصری از نور حق و علی مخلوق گشتہ است کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ۔“

ترجمہ: ”جانتا چاہئے کہ محمد ﷺ کی پیدائش تمام انسانی افراد کی پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ کسی مخلوق کے تمام عالم افراد سے کسی فرد کی پیدائش میں مناسبت نہیں رکھتے اس لئے کہ آپ ﷺ کا وجود عنصری پیدائش کے اللہ جل و علی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔“ استاد الفقہاء حضرت علامہ خیر الدین رحمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ”جس شخص نے حضور ﷺ کی فضیلت بیان کرنے کے دوران یہ کہا کہ حضور ﷺ مخرج بول سے نکلے ہیں تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی۔ اور اگر آپ ﷺ کا ذکر صلوات کے ذکر میں کیا یا ارادہ کیا کہ آپ بشر ہیں پھر ایسی بات کہی تو اسے قتل تو نہیں کیا جائیگا مگر سخت مار پیٹ کی جائے گی اور اگر کسی کے جواب کے بغیر محض اپنے کلام میں کہا تو وہ قتل کیا جائیگا اور اس کی توبہ کو قبول نہیں کیا جائیگا اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھیے فقیر کا رسالہ ”گستاخی کس چیز کا نام ہے“ یہ رسالہ مطبوعہ ہے۔

احادیث مبارکہ:

- (۱) حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”تم میں میری مانند کوئی نہیں۔“
- (۲) فرمایا تم میں کون میری مانند ہے! میں رات کو اپنے رب کا مہمان ہوتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔
- (۳) فرمایا تم میں کوئی میری طرح نہیں، اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کھلانے پلانے والا مقرر کیا جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔
- (۴) فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ میری ملاقات کا ایک ایسا وقت مقرر ہے کہ اس میں کسی نبی یا رسول یا مقرب فرشتے کی رسائی نہیں۔
- (۵) فرمایا کہ میں جسم کی ساخت میں بھی تم جیسا نہیں ہوں۔“

فضلات طیبہ ظاہر و دیگر خصوصیات

احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے بول و براز کا نشان زمین پر نظر نہیں آتا تھا، زمین اسے جذب کر لیتی تھی۔ آپ ﷺ کے لعاب دہن سے کھار پانی میٹھا ہو جاتا تھا۔ بیماریاں دور ہو جاتی تھیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان وضو کے وقت آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ آپ ﷺ کے کنکھار اور لعاب کو ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور جسم پر مل لیتے تھے جن سے مشک و زہری جی خوشبو آتی تھی۔ آپ ﷺ جس طرح اپنے سامنے دیکھتے تھے اسی طرح اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ جیسے قریب سے دیکھتے اسی طرح دور سے بھی دیکھتے تھے۔ تاریکی اور روشنی میں آپ ﷺ یکساں دیکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی انگشت مبارک کے اشارے سے سورج پلٹا، چاند دو ٹکڑے ہوا، انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے بہے۔

ولادت مبارکہ کی خصوصیات

آپ کی جسمانی پیدائش کے بارے میں ارباب سیر نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ ناف بریدہ، ختنہ شدہ، سرگیں آنکھوں کے ساتھ پیدا ہوئے۔ اطباء کی تحقیق یہ ہے کہ جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اپنی غذائے ناف کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ ماں جو کچھ کھاتی ہے اس کا کچھ حصہ ناف کے راستے بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔ اور اس غذا سے اس کی نشوونما ہوتی ہے پیدا ہونے کے بعد یہ ناف کاٹ دی جاتی ہے۔ پھر بچہ منہ کے ذریعہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کیلئے ایسا نہیں اطباء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حمل کے دوران عورت کی ماہواری ختم ہو جاتی ہے اور یہ خون بھی بچہ کی غذا کا کام دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا تصور تو بہت توبہ۔

ناف بریدہ

حضور ﷺ جب ناف بریدہ پیدا ہوئے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شکم میں آپ ﷺ کی پرورش اور بچوں کی طرح نہیں ہوئی اور کوئی ایسی غذا ماں کے ذریعہ سے آپ ﷺ کو نہیں ملی جو بطن مادر میں بچوں کو ملا کرتی ہے۔ یہاں بھی آپ کے جسم کی نشوونما ایسی روحانی غذا سے ہوئی جس میں کوئی بچہ آپ ﷺ کا شریک نہیں۔

لہذا یہ کہنا درست ہوگا کہ آپ ﷺ کی جسمانی ولادت بھی ایک معجزہ کی حیثیت رکھتی ہے جس کی مثال ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے کیونکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہنا ہے کہ میں ان تمام کیفیات سے دوچار نہیں ہوئی جن کا عام طور پر تمام عورتوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور نہ آپ کی جسمانی ولادت کے وقت میں نے کوئی آلائش دیکھی جیسے کہ بچوں کی ولادت کے وقت دیکھنے میں آتی ہے۔ مزید تفصیل و تحقیق فقیر کے رسائل ”فضائل طیب و طاہر“ میں ”خوشبوئے رسول“ وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆